فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو!

# اَلْاِفَاضَاتُ السَّنِیَّه

اَلْمُلَقَّب بِہٖ

# فتاوٰئ مہریہ

یعنی

مجموعہ فتاوٰی حضرت قبلہ عالم علامۂ زمان خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و ترتیب

مولانا فیض احمد صاحب فیض، جامعہ غوثیہ، گولڑا شریف

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیدنا پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیدنا شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

بار ———— چہارم

تعداد ———— ایک ہزار

مقامِ اشاعت ———— گولڑا شریف، ضلع اسلام آباد

مطبع ———— پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور

کاتب ———— خوشی محمد ناصر قادری خوش رقم تلمیذ پروین رقم

ہدیہ ———— ۷۰ روپے

صفر المظفر ۱۴۱۸ھ مطابق جون ۱۹۹۷ء

## ۶۔ مسئلہ اِمتناعِ نظیر

آپ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی نظیر کے اِمتناع کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے اصل مدّعا شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ اِس مقام پر اِمکان یا اِمتناعِ نظیرِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے متعلّق اپنا مافی الضّمیر ظاہر کرنا مقصُود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی کی فریقین اسماعیلیہ وخیرآبادیہ میں سے شکراللہ تعالیٰ سعیھم۔ راقم سطُور دونوں کو ماجُور ومثاب جاننا ہے۔ فانما الاعمال بالنیات۔ ولکل امرءٍ مانویٰ۔

**مقدّمات**۔ (۱) ممتنعاتِ ذاتیہ کا احاطۂ قدرت حق سُبحانہٗ وتعالیٰ سے خرُوج کمالِ ذاتی باری تعالیٰ پر دھبّہ نہیں لگاتا۔ بلکہ یہ قصُور راجع بجانب قابل ہے۔ کہ ممتنع ذاتی قبُولیّت کا صلح نہیں۔

(۲) ۔ اِنقلاب حقائق واقعیہ کا خواہ معدُودات سے ہوں مثل انسان۔ فرس۔ بقر۔ غنم کے یا مراتب عددیہ سے ہوں مثل ایک دو تین چار یا مختلطہ یعنی معدُود بحیثیت عروض مرتبہ عددی مثلاً زید جو اوّل مولُود ہے بہ نسبت باقی اولادِ عمرو کے ممتنع بالذّات ہے۔

(۳) نظیرِ کسی چیز کی اسی کو کہا جاتا ہے کہ علاوہ مشارکتہ نوعی کے اَوصافِ ممیزہ کاملہ میں اس چیز کی ہم پلّہ ہو۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بحسب الحقیقۃ الرُّوحانیۃ النُّوریہ اوّل مخلُوق ہیں۔ اول ماخلق اللہ نوری۔ اول ماخلق اللہ العقل تصریحات محققین از اہلِ کشف وشہُود اس پر شاہد ہیں۔ کما قال الشیخ الاکبر قدس اللہ سرہ الاطھر۔ فلم یکن اقرب الیہ قبولاً فی ذلک الھباء الاحقیقۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم المسماۃ بالعقل فکان مبداء العالم باسرہ واول ظاھر فی الوجود فکان وجودہ من ذلک النورالالٰھی اَور آخرالانبیاء بھی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین۔

اہلِ بصیرت کو اِن مقدّماتِ مذکُورہ پر گہری نظر ڈالنے سے ثابت ہوجاتا ہے کہ نظیرِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وجُودِ ممتنع بالذّات بدیں معنی ہے کہ خالق سُبحانہ وتعالیٰ نے آپؐ کو ایسا بنایا ہے۔ اَور ایسے کاملہ ممیّزہ مختصہ صفات کے ساتھ سنوارا ہے کہ جس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ درصُورت فرض وجُود نظیرِ اِنقلاب حقیقت لازم آتا ہے۔ کیونکہ فرضی نظیر کا وُجود آپؐ کے بعد ہی ہوگا تو لامحالہ ایسا معدُود ہوگا جس کو مرتبہ ثانیہ عددی عارض ہو اَور نظیر کہلانے کا مُستحق جب ہی ہوسکتا ہے کہ وصف ممیز کامل یعنی اوّل مخلُوقیت وختم نبوّت میں مشارک ہو تو معرُوض مرتبہ ثانیہ کا معرُوض مرتبہ اولیٰ کا ہو۔ ایسا ہی بلحاظِ ختمیّت فرض کیا کہ آپؐ مثلاً چھٹے مرتبہ میں تو نظیر آپؐ کی معرُوض ساتویں مرتبہ کی مثلاً ہوکر معرُوض مرتبہ سادسہ کی ہوگی وہو خلف۔ ہاں اِس میں شک نہیں کہ ممتنعاتِ ذاتیہ میں سے دو قسمِ اوّلین اَور قسمِ ثالث میں فرق ظاہر ہے کیونکہ قسمِ ثالث کا اِمتناع اَوصافِ عارضہ کے لحاظ سے ہے اِس لیے کہ محلِ بحث امتناع یا اِمکان نظیر ہے نہ اِمتناع یا اِمکان مثل۔

خلاصہ یہ کہ آئینۂ احمدی صلی اللہ علیہ وسلّم میں خالق عز مجدہ نے جُداگانہ کمال دکھایا یعنی ایسا بنایا کہ نظیرش امکان ندارد فھذا الکمال راجع الیہ سبحانہ کما ان ھذا لجمال مختصٌ بہ من منح اللہ تعالیٰ فسبحان من خلقہ واحسنہ واجملہ واکملہ۔

ناظرین کو بعد از غور واضح ہوسکتا ہے کہ مسئلہ اِمتناعِ نظیر میں فقیر کا مسلک وطرز اثباتِ مدّعا میں جُداگانہ ہے۔ کیونکہ اِس مدعا میں لزوم کذب فی کلام الباری عز اسمہ سے کام نہیں لیا گیا۔ ھذا ما فی ذھنی القاصر الآن لعل الحق